پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

۱۲ رمضان ۱۴۰۶ھ
۱۵ مئی ۱۹۸۶ء

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۲
شمارہ نمبر ۴

پاکستان پر ۲۲ افغان طیاروں کی بمباری ۹ افراد ہلاک

افغان طیاروں نے شمالی وزیرستان کے دیہات غلام خان بازار ، لمبرا کے میں تباہی مچادی ،

کئی مکانات گر گئے یا ان میں آگ لگ گئی

زخمیوں کو پشاور اور میران شاہ کے ہسپتالوں میں داخل کر دیا گیا

[illegible]

شریعت بل منظور نہ کیا گیا تو ملک گیر تحریک شروع کریں گے ۔ قاضی حسین احمد

[illegible]

مڈٹرم انتخابات کے آثار نظر آرہے ہیں ۔ اصغر خان

بین الاقوامی صورت حال میں تبدیلی آرہی ہے ، کوئٹہ میں صحافیوں سے بات چیت

[illegible]

صوبائی وزراء اور ان کے قلمدان

کراچی ۔۔۔۔ (اے پی پی) سندھ کی کابینہ میں ۱۲ نئے وزراء کی شمولیت کے بعد وزراء اور ان کے قلمدان یہ ہیں

علی محمد سلطان حلیان والا ۔۔۔۔ منصوبہ بندی ترقیات اور ٹیکس

پیر صبغت اللہ شاہ ۔۔۔۔ آب پاشی اور بجلی

الحاج شمیم الدین ۔۔۔۔ زکوۃ و عشر

ڈاکٹر صفدر علی شاہ جاموٹ ۔۔۔۔ صنعت ، قدرتی وسائل اور وزیر لائیو اسٹاک ڈیری ڈیولپمنٹ

خلیفہ محمد عاقل ۔۔۔۔ امداد باہمی ، مال اور ریلیف

اختر علی جی قاضی ۔۔۔۔ تعلیم ، کھیل ، قانون اور پارلیمانی امور اور حج امور

سید مراد علی شاہ ۔۔۔۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن

امیر بخش عبادہ بلوچ ۔۔۔۔ لوکل گورنمنٹ ، دیہی ترقی اور آبادکاری

سید شوکت حسین شاہ ۔۔۔۔ خوراک ، آبادی ، منصوبہ بندی اور بہبود

عباس کریم بادی ۔۔۔۔ صحت ، مذہبی امور اور اسیر

سلیم جان مزاری ۔۔۔۔ جنگلات اور سماجی بہبود

نواب راشد علی خان ۔۔۔۔ صنعت ، مواصلات اور تعمیرات

میاں طفیل جماعت اسلامی کی قیادت سے ریٹائر ہو جائیں گے

اسلام آباد ۔۔۔۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد نے اس سال نومبر میں جماعت اسلامی کی قیادت سے ریٹائر ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ نومبر میں جماعت کے امیر کی حیثیت سے اپنی دوسری مدت مکمل کر لیں گے ۔ انہیں ۱۹۷۷ء میں جماعت کا امیر چنا گیا تھا دوسری مرتبہ ان کا انتخاب ۱۹۸۲ء میں عمل میں آیا تھا ۔



کراچی میں ہنگاموں کے تیسرے دن ۲۰ افراد جاں بحق فوج طلب کر لی گئی

۱۲ کانسٹیبل سمیت ۵۰ افراد زخمی ۔ ایک درجن سے زائد دکانیں متعدد گاڑیاں اور ایک مکان نذر آتش کر دیا گیا ۔ متعدد دکانیں لوٹ لی گئیں

لیاقت آباد میں پولیس اور مشتعل ہجوم کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ

نئی کراچی ، شاہ فیصل کالونی ، گلبہار اور ناظم آباد میں آتشزدگی ، لوٹ مار اور توڑ پھوڑ کے واقعات متعدد افراد گرفتار

[illegible]

کراچی میں سہراب گوٹھ سے ڈیڑھ ہزار ناجائز قابضین کی منتقلی

جادوان فیکٹری کے پاس پلاٹ اور خیمے مہیا کر دیئے گئے

[illegible]

۶۹ ہزار حاجیوں کو امسال بہتر سہولتیں ملیں گی ،

انہیں سستے داموں معیاری رہائش اور طبی امداد کا بندوبست کیا جائے گا ۔ حاجی سیف اللہ

[illegible]

خصوصی عدالت نے ممتاز بھٹو، پیرزادہ کیخلاف مقدمہ بغاوت کو اپنے دائرہ اختیار سے باہر قرار دیدیا

خصوصی عدالت کی تشکیل سے پہلے کے مقدمات اس عدالت میں منتقل نہیں ہو سکتے

مسئلہ کشمیر حل نہ ہوا تو بھارتی مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑیگا، فاروق عبداللہ

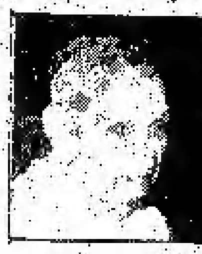
مجھے میرے نام "فاروق" کی وجہ سے پاکستانی قرار دیا گیا۔ دیگر مسلمانوں کی حالت پر غور کیجئے

دریائے جہلم پر بھارتی بیراج کی تعمیر کے مسئلہ پر تحریک التواء

جسٹس کیکاؤس انتقال کر گئے

لاہور میں سپرد خاک کر دیا گیا

صدر ضیاء اور وزیراعظم جونیجو کا اظہار تعزیت



افغان مہاجرین کے کیمپ میں بم کا دھماکہ ۹ افراد ہلاک متعدد زخمی

بنگلہ دیش میں آندھی اور آسمانی بجلی سے ۱۷ افراد ہلاک ہو گئے

مہاجر سندھ کے حقوق تسلیم کریں اور سندھی مہاجروں کے حقوق دلوائیں، الطاف حسین



ببرک کارمل کو جیل بھیج دیا گیا

بھارتی جیلوں میں ۲۲ پاکستانی قیدی

الیف ۱۶ سے خارج ہونیوالے مادے سے کینسر پھیلتا ہے

بھارت ٹرائیڈنٹ میزائل تیار کرے گا

پاک بھارت رقابت نئی شکل اختیار کرے گی

أَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ

سن لو جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا (القرآن)

پندرہ روزہ

البلاغ

ٹورنٹو

خواہشات کا پیروکار

"اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو خدا کی ہدایت کے بغیر بس اپنی خواہشات کی پیروی کرے؟ اللہ ایسے ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں بخشتا اور (نصیحت کی) بات پے در پے ہم انہیں پہنچا چکے ہیں تاکہ وہ غفلت سے بیدار ہوں۔"

(القصص ۵۰-۵۱)

رکوع و سجود

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ "آدمی کی نماز اس وقت تک کافی نہیں ہوتی جب تک کہ وہ رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا برابر نہ کرے۔"

(سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)



تمام عارف اگر خود ور کے ہاتھوں میں ہے تو کیا
طریق کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی
زمانے کے فاقوں سے تو جاڑ ریتیں کا طلسم
عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کار بے بنیاد
رہے ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک
مگر کیا غم کہ میری آستیں میں ہے ید بیضا

علامہ اقبالؒ



(اوپیک)

فرمانِ نبویؐ

استقبالِ رمضان کے موقع پر رسول اکرمؐ کا خطبہ

رمضان المبارک کی مناسبت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبے کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے جس میں آپ نے اس مقدس ماہ کی برکتوں اور فضیلتوں کی وضاحت کی ہے جو درج ذیل ہے۔

"لوگو! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آ رہا ہے۔ اس مہینہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ اس مہینہ میں نفلی عبادت کا ثواب اور دنوں کی فرض عبادت کے برابر ہے اور اس میں فرض ادا کرنے والے کو اور دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ مہینہ باہمی غمخواری اور ہمدردی کا ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور آتش دوزخ سے بچا پائے گا اور اس روزہ کے برابر ثواب پائے گا بغیر اس کے کہ اس (روزہ دار) کے ثواب سے کچھ گھٹایا جائے۔"

ہم (صحابہ کرام) نے کہا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اتنا میسر نہیں ہوتا کہ اپنے پاس سے افطار کرا سکیں۔ آپ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ یہ ثواب ہر اس شخص کو دے گا جو کسی روزہ دار کو فقط تھوڑی سی لسی یا پانی کا ایک گھونٹ پلا دے اور جس نے روزہ دار کو کھانا کھلا کر سیر کیا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض میں سے ایسا پانی پلائے گا کہ دخول جنت تک پیاسا نہیں ہوگا۔ اس مہینے کا اول حصہ رحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ہے۔ جو اس مہینے میں اپنے غلام کا کام ہلکا کرے اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور آگ سے نجات دے گا۔"

اقوالِ زریں

- کفایت شعار کبھی غریب نہیں ہوتا۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)
- کوئی شخص طلب کرے تو سچی بات کہو۔ اور مخلصانہ مشورہ دو۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- جاہلوں کے ساتھ زندگی بھی ایک جرم ہے۔ (حضرت امام حنبلؒ)
- جو کام خدا کے لئے کیا جائے۔ اس میں بندوں کا خوف نہ کرو۔ (لقمان حکیم)
- علم طلب سے بھی زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ جاگیے اور علم حاصل کیجیے۔ (حضرت قائد اعظم)
- تیری گفتگو بتا دے گی کہ تیرے دل میں کیا ہے۔ (حضرت غوث الاعظم)

حضرت ابو العباسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں ایک شکاری کو دیکھا، وہ ساحل پر مچھلی کا شکار کر رہا تھا اور اس کے پہلو میں اس کی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ جب شکاری کوئی مچھلی پکڑتا تو ٹوکری میں ڈال کر اس لڑکی کے پاس رکھ دیتا تھا اور لڑکی مچھلی کو ٹوکری سے نکال کر پانی میں پھینک دیتی تھی۔ کافی دیر تک مچھلی کا شکار کرنے کے بعد جب اس نے ٹوکری میں دیکھا تو ٹوکری میں کچھ نہ تھا۔ لڑکی سے پوچھا مچھلیاں کیا ہوئیں۔ لڑکی نے جواب دیا۔ ابا جان کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو مچھلی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاتی ہے وہ کانٹے میں پھنستی ہے پس کیونکر شخص وہ کھا سکتا ہے۔ آنکھ میں آنسو آگئے اس بات کا درس مجھے نہ ہوا تھا۔

(حقائق و معارف)

فن فنکار کا تعارف۔
جو تیرا کام ہے میرا ہے مالک کی مرضی
کھیتوں میں پانی برسانا میرے بس کی بات نہیں

حکماء کی نصائح

کسی زمانے میں شاہ جہاں ایام شہزادگی میں سلطنت دہلی کی مخالفت کی وجہ سے پریشان تھا۔ حضرت شیخ جہانگیر کے ملک گیر شہرت سے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت طلباء کو درس دے رہے تھے۔ شہزادہ کو جب متوجہ نہ ہوئے کچھ دیر کے بعد حضرت کے چہرے پر ناخوشی گوار کا اظہار ہوئے۔ شاہ جہاں نے عرض کیا حضرت! میں ایک حاجت لے کر حاضر ہوا ہوں اور آپ بیزار معلوم ہوتے ہیں۔ کیا میں سبب پوچھنے کی جرات کر سکتا ہوں؟ حضرت نے فرمایا کہ تم سلطنت کی آرزو رکھتے ہو لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری قبا کا دامن حد شرع سے بڑھا ہوا ہے اگر تم شریعت کی پابندی نہیں کرو گے تو سلطنت کا اگر مل بھی جائے تو سبب بن جائے گی۔ شاہ جہاں نے عرض کیا جو حکم ہو بجا لاؤں۔ حضرت نے فرمایا جس قدر تمہارا دامن قدر شرعی سے زیادہ ہے اس کو کاٹ کر طلباء کے حوالے کرو۔ تاکہ وہ ٹوپیاں بنا لیں۔ شاہ جہاں نے فوراً اسی وقت دامن چاک کر دیا اور عرض کیا کہ میں سلطنت کی تمنا رکھتا ہوں۔ جنگ کے اسباب پیدا ہو گئے ہیں مگر سلطنت میری قسمت میں ہے تو اس کے لئے دعا کیجیے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم ایسے ہی معلوم ہوتے ہو۔ شاہ جہاں! حضرت کا شارہ پا کر سلطنت کے حصول میں کوشاں ہو گیا اور ایک دن وہ آیا کہ نور جہاں کی انتہائی مخالفت کے باوجود حضرت کی پیشین گوئی کے مطابق وہ تخت و تاج کا مالک بن گیا۔ تخت نشین ہونے کے بعد شاہ جہاں نے ہر چند کوشش کی کہ حضرت اپنی خدمت میں یاد فرما کر اس کی عزت افزائی کریں مگر حضرت نے ملاقات سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ پہلا تم شہزادے تھے تو تم سے ملاقات ہو سکتی تھی اب تم بادشاہ ہو اس لئے تم سے ملاقات جائز نہیں۔ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میں تمہارے حق میں دعا کرتا رہوں۔

(حکایات صوفیہ)

ناجائز مطالبے

رمضان المبارک میں اعجاز یونیورسٹی جانا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ٹورانٹو یونیورسٹی کے کیمپس میں بے پردہ و بے حجاب نوخیز لڑکیوں پر نظر پڑ جانے سے روزے کو ضعف پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ وہ اپارٹمنٹ میں بند اپنی کتابوں میں جٹا رہتا۔ ایسے ہی موقعوں پر وہ خصوصاً یہ محسوس کرتا کہ اس کے لیے شادی شدہ ہونا کتنا ضروری ہے۔

کسی صالح مسلمان لڑکی سے شادی کرنے کے لیے وہ پچھلے دو تین سال سے کوشش کر رہا تھا۔ لیکن ہر دفعہ اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ ایک دن اس نے گن کر بتایا کہ اس وقت تک وہ پندرہ دفعہ اپنی کوشش میں ناکام ہو چکا ہے۔

سفید رنگت والا خوش رو اعجاز ٹورانٹو یونیورسٹی کے شعبہ نیوکلیر سائنس میں پی۔ایچ۔ڈی کا طالب علم تھا۔ اپنی خداداد ذہانت کی بناء پر وہ ہمیشہ امتحانات میں اول آتا۔ شمالی امریکہ میں کئی یونیورسٹیاں اسے وظیفے کے ساتھ داخلہ دینے کے لیے تیار تھیں۔ وہ اینک ایرونائیکل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کرچکنے کے ساتھ ساتھ سائنس کے دو مختلف مضامین میں ایم۔ایس۔سی کر چکا تھا۔ اپنے مذہب اور اپنی تہذیب سے بھی مزا لگاؤ تھا۔ وہ اگر کہیں یا سب وقت سے کہیں تنہا جا رہا ہوتا تو جیب سے قرآن مجید نکال کر پڑھنا شروع کر دیتا۔ اس طرح وہ کئی پارے معنوں کے ساتھ حفظ کر چکا تھا۔ غالب و اقبال کے کلام کے ساتھ ساتھ اسے بلھے شاہ اور بابا فرید کی کافیاں بھی ازبر تھیں۔ جن سے وہ اپنی گفتگو کو دلچسپ بناتا۔ وہ صوم و صلوات کی مکمل پابندی کرتا اور اس گمراہ کن معاشرے میں شرعی اور پرہیزگار زندگی گزارنے کی کوشش کرتا۔ اپنی ان خصوصیات کی بناء پر وہ ایک نایاب ہیرا معلوم ہوتا۔

مگر اسے شادی کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آ رہی تھیں۔ وجہ یہ نہیں تھی کہ شمالی امریکہ میں مسلمان لڑکیوں کی کمی ہو بلکہ اس کا سبب کچھ غیر اسلامی اعتراضات تھے۔ مثلاً ایک صاحب جو اپنی بیٹی کی شادی کے لیے "البلاغ" میں اشتہار دینا چاہتے تھے۔ اعجاز کے اوصاف سن کر بہت خوش ہوئے اور اعجاز سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ جب ایک شادی کی دعوت میں دونوں کی ملاقات کا بندوبست کیا گیا اور ہم نے اعجاز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ "وہ جو گوری رنگت والے نوجوان دولہا کے ساتھ بیٹھے ہیں، وہی اعجاز ہیں"۔ جب ان کی نظر اعجاز پر پڑی تو انہوں نے حیرت و پریشانی سے ملے جلے تاثرات کے ساتھ فرمایا:

"ارے وہ مولوی! میں نے تو یہ سمجھا تھا کہ وہ نکاح پڑھانے والے مولانا ہیں!" ان کا اشارہ اعجاز کی شرعی ڈاڑھی کی طرف تھا۔ اس کے بعد انہوں نے اعجاز کے بارے میں کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی۔ مگر ایسے چپ ہوئے کہ اب کہیں اگر کہیں مل جاتے ہیں تو لگتا ہے جیسے ناراض ہیں۔

حق باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

"لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔"

(الحجرات: ۱۳-۱۴)

اللہ میاں تو ہم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار بندے کو پسند فرماتے ہیں مگر اعجاز پندرہ مرتبہ اپنے اسی وصف کی بناء پر ناکام ہوا۔ اگرچہ انکار کی وجوہات میں کچھ اور باتیں شامل رہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک دوسرے کو پہچانے کی ہیں۔ جیسے وہ پنجابی ہے، غیر سید ہے، پاکستانی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اگر کسی کو اس کا پنجابی ہونا پسند بھی آیا تو اس کی کیفیت اور ذات پر اعتراض ہوا۔ جیسے کہ راجستھانی نیو یارک والے ایک صاحب نے اعجاز میں بڑی دلچسپی لی۔ وہ خود بھی پنجابی تھے، نماز روزے کے پابند تھے اور چہرے پر بالشت بھر ڈاڑھی بھی رکھتے تھے۔ چنانچہ اعجاز اور اس کے دوستوں کو یقین ہو گیا کہ یہاں بات بن جائے گی۔ کچھ بے تکلف ساتھیوں نے تو اصرار کر کے اعجاز سے منگنی کی مٹھائی بھی کھا لی۔ مگر ایک دن پتہ چلا کہ رشتے سے اس لیے انکار ہو گیا ہے کہ اعجاز آرائیں نسل سے نہیں ہے!

شمالی امریکہ میں سکونت رکھنے والے والدین میں ایک خواہش بڑی عام ہے۔ وہ یہ کہ ہر کوئی اپنی بیٹی کے لیے میڈیکل ڈاکٹر کا طلبگار ہوتا ہے۔ (ایک حالیہ سروے کے مطابق شمالی امریکہ کے پروفیشنل لوگوں میں سب سے زیادہ خودکشی ڈینٹسٹ اور ڈاکٹر صاحبان کرتے ہیں!) - یعنی اس وقت بڑا دھچکا لگا جب ہم نے ایک تعلیم یافتہ اور محترم شخصیت کی زبان سے یہ سنا کہ دیکھیے اپنی لڑکیوں کے لیے کسی ڈاکٹر یا انجینئر کا ہی رشتہ چاہیے۔ (حالانکہ وہ خود نہ ڈاکٹر ہیں اور نہ انجینئر پھر بھی کافی خوشحال زندگی گزار رہے ہیں)۔

دو شخصیتوں نے استثنیٰ کا بہترین عمل عورت چھوڑا ہے۔ شادی کے بارے میں واضح ہدایت فرماتے ہیں:

"جب کوئی شخص تمہارے پاس شادی کا پیغام بھیجے جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے اپنی اولاد کی شادی کر دو۔ ورنہ دنیا میں بڑا بھاری فتنہ و فساد پھیلے گا۔" (سنن ترمذی)

پھر ایک دن رہبر اعظمؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

"علی! تین کام ایسے ہیں جن میں تاخیر مت کیجیو۔ نماز جب اس کا وقت آ جائے، جنازہ جب تیار ہو جائے اور بے شوہر والی عورت جب اس کے لیے کوئی مناسب جوڑ مل جائے۔" (جامع ترمذی)

چونکہ رشتے اکثر ارشاد نبویؐ کے خلاف طے پاتے ہیں، لہٰذا زوجین میں اخلاص کی بجائے منافرت اور نفاق پیدا ہوتا ہے جو آگے چل کر معاشرے اور نئی نسل میں فتنہ و فساد کی صورت میں پھیل جاتا ہے۔

مگر کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو اللہ اور رسولؐ کے احکامات پر نہ صرف ایمان رکھتے ہیں بلکہ اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیتے ہیں۔ ایسی ہی ایک معروف شخصیت سے ہم نے اعجاز کا تعارف کرایا تو وہ جلد ہی اعجاز کے اخلاق اور تقویٰ کو پہچان گئے۔ اپنی بیٹی مصباح کے لیے انہیں اعجاز کا رشتہ بہت ہی مناسب لگا۔ مصباح اعلیٰ ہائی سکول کی طالبہ تھی اور یہ بات بھی ان کے علم میں تھی کہ مصباح کا رشتہ اس کے چچا زاد بھائی کے ساتھ ہونے کے امکانات ہیں جو کراچی میں میڈیسن کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ مگر انہوں نے علم دین اور تقویٰ کو مستقبل کے ڈاکٹر پر ترجیح دی اور چند ہی مہینوں کے بعد اعجاز اور مصباح کی شادی ہو گئی۔

اب اعجاز اور مصباح خوش و خرم ایسے لگتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں خصوصاً ایک دوسرے کے لیے بنایا ہو۔ مکمل حجاب میں ملبوس مصباح اپنے دو خوبصورت بچوں کی دیکھ بھال اور شوہر کی خدمت کرتے ہوئے قرون اولیٰ کی مسلمان عورتوں کی یاد تازہ کرتی ہے۔ وہ دونوں اچھا پرہیزگاری اور تقوے کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک دوسرے پر انعام ہیں۔ ورنہ اعجاز کی شادی کسی آرائیں کی بیٹی سے ہوتی اور مصباح اگر ایک ڈاکٹر کی بیوی ہوتی تو یہ سنت جوان کے امتزاج سے بنی ہے وہ جہنم سے بدل جاتی ---!

لطف الرحمٰن

خواتین کا صفحہ

آپکی ذمّہ داری

ستارہ جبین

نشوونما

جب بچہ کی عمر چھ ہفتے ہو جاتی ہے تو وہ ہر چیز کو غور سے دیکھنے لگتا ہے یعنی گردن سیدھی رکھ سکتا ہے اسکے علاوہ آس پاس کی آوازوں اور لوگوں کی جانب گردن موڑ کر دیکھنے کی کوشش بھی کرے گا۔

ایسے بچے اپنے ہاتھ پیر زیادہ تیزی سے چلائیں گے اگر آپ اسے اوندھا لٹائیں گی تو وہ سینہ اور سر اٹھا کر دیکھے گا۔ اس کا وزن پہلے آٹھ ہفتوں میں بڑھے گا جبکہ ابتدائی چھ ہفتوں میں وزن دگنا ہو جائے گا۔ لیکن بچہ قبل از وقت پیدا ہوا ہو یا پیدائش کے وقت کمزور ہو تو اس کا وزن بھی کم رہے گا۔

غذا

اب بچے کو دن میں چار یا پانچ مرتبہ دودھ پلایا جا سکتا ہے یعنی ہر مرتبہ کا دودھ کم کر کے وقفہ بڑھا دیں۔ لیکن جو وقت صبح کا ہو کچھ مقدار بھی بڑھانی پڑے گی۔ وہ جب سے سو جائے پانچ مرتبہ دودھ پی کر بیٹھ جائے گا لیکن دودھ اور پانی کا تناسب وہی رہے گا جو پہلے تھا۔

اگر آپ بچے کو ماں کا نہیں بلکہ اوپر کا دودھ دیتی ہیں تو اوقات اسی طرح مقرر کیجئے کہ آخری فیڈ رات دس اور گیارہ کے درمیان دی جائے۔ بچے کو دودھ پلانے کے بعد کندھے سے لگا کر ڈکار دلوائیے کیونکہ بعض بچے بار بار الٹی کر دیتے ہیں۔



لنگا کر بند کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ کپڑے کی صورت میں وہ نقصان سے محفوظ ہے۔

غسل

اب آپ کے بچے کی ناف بالکل سوکھ گئی ہے لہذا آپ اسے ٹب میں نہلا سکتی ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو آپ اسے اسفنج کی کرلیجئے۔ اکثر بچوں کے سر پر خشکی کی وجہ سے تہہ جم جاتی ہے اسے تیل سے تر رکھئے۔ وہ خود بخود جھڑ جائے گی۔ بیبی سوپ یا شیمپو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن خیال رکھیے کہ بچے کی جلد بہت نازک ہوتی ہے۔ اور سر کے درمیانی نرم حصے پر ضرب لگنے سے بچائیے۔ یہ دراصل وہ حصہ ہوتا ہے جہاں کی ہڈیاں دیر سے جڑتی ہیں۔

سردیوں میں بچوں کو نہلانے کے بعد چند منٹ پھر تیس چالیس منٹ دھوپ میں کھیلنے دیں۔ گرمیوں میں کھڑکیاں، دروازے کھلے رکھیں۔ بچے کو روزانہ غسل دیا جا سکتا ہے۔

جن لڑکیوں کا پوڈر لگائیں۔ بچے کو ہلکے، نرم لباس پہنائیں۔ اسے زیادہ سے زیادہ پانی پلائیں۔ اس کی بھوک بھی کچھ کم ہو جائے گی فکر کی بات نہیں۔

عادات

بچہ کو پیدائش کے بعد بھوک، پیاس، نیند اور اجابت وغیرہ کی ضروریات کا اظہار کرنے کے لئے رونے اور ہاتھ پیر چلانے کے علاوہ کوئی طریقہ نہیں آتا۔ بچہ اس دنیا کی ہر چیز کو حیرت سے دیکھتا ہے اور اس کا رد عمل فطری ہوتا ہے۔ لہذا ماں کو نہایت شفیق اور متحمل مزاج بن کر اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ماں کو کبھی تنگ آکر بیزاری کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔ بچہ آہستہ آہستہ سیکھتا ہے مثلاً بچہ انگوٹھا چوستا ہے تو وہ مطمئن ہو کر سو جاتا ہے یا پھر بعض بچے تیل چینے کے عادی ہو جاتے ہیں اس سے متعلق مختلف خیالات ہیں لیکن ایک بات یقینی ہے کہ یہ عادت پسندیدہ نہیں۔ اپنے بچے کے لئے اچھے بچوں کے ڈاکٹر کا انتخاب کیجئے وقت لگے گا لیکن وہ ہر بات کا خاطر خواہ جواب دے گا جیسے اپنے بچے کی مالش کیجئے تاکہ بعض وقت پر قبول ہو جائیں۔

پکوان ـــــ ذائقے دار سالن پکائیے

توری اور انڈے

اجزاء:

توری	ایک کلو
انڈے	چار عدد
پیاز	۱۲۵ گرام
گھی	۱۵۰ گرام
نمک مرچ ہلدی گرم مصالحہ	حسب ذائقہ

ترکیب:

توریاں چھیل کر گول گول قتلے کاٹ کر رکھ دیجئے پیاز باریک کاٹ کر گھی میں ڈال کر تلیئے۔ یہاں تک کہ پیاز کی رنگت بادامی ہو جائے۔ اب توری کے قتلے شامل کر دیجئے اور دیگچی ڈھانپ دیجئے تاکہ سبزی اپنے پانی میں پک جائے۔ اس کے بعد ہلکی آنچ پر آدھا گھنٹہ تک دم پر لگا رہنے دیجئے، تھوڑی سی پیاز باریک کاٹ کر اس میں انڈے پھینٹ کر ملا دیجئے۔ ساتھ ہی مرچ اور نمک بھی ڈال دیجئے اور آملیٹ بنا لیجئے جب توری گل جائے اور گھی چھوڑ دے تو اس میں آملیٹ ڈال کر دو چار چمچے چلائیے اور گرم مصالحہ ڈال کر اتار لیجئے۔ بہت مزے دار سالن تیار ہو گا۔

سادے آلو

اجزاء:

آلو	آدھا کلو
گھی	۵۰ گرام
زیرہ سفید	چائے کا ایک چمچہ
ثابت سرخ مرچ	بارہ عدد
نمک	حسب ذائقہ

ترکیب:

آلو چھیل کر ان کے چھوٹے ٹکڑے کر لیجئے۔ کڑاہی میں گھی گرم کر کے اس میں زیرہ ڈال دیجئے۔ جب زیرہ سرخ ہونے لگے تو اس میں آلو ڈال دیجئے اور نمک ڈال کر تلتے جائیے جب آلو گلنے کے قریب ہو جائیں تو ثابت مرچیں بھی شامل کر دیجئے، اور آنچ بالکل ہلکی کر کے دم پر لگا دیجئے۔ یہ خوش ذائقہ ڈش صرف چند منٹ میں نہایت آسانی سے تیار کی جا سکتی ہے۔

نفسیات بڑی عجیب ہے۔ وہ جب تک توڑنے کے اور رشتہ کی باہمی رضامندی سب سے بڑی اور لازمی شرط ہے اور یہ کیسے پیر صاحب ہیں جو اہم اور بنیادی بات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ مذہب کو سب سے زیادہ نقصان خود مسلمانوں نے پہنچایا ہے ایک صاف سیدھی سی بات ہے کہ لڑکے اور لڑکی جہاں پسند کریں وہاں طرفین کے والدین کی اجازت سے شادی کر سکتے ہیں۔ والدین کو بچوں پر دباؤ ڈالنے سے منع کیا گیا ہے نکاح میں فریقین کی باہمی پسندیدگی کو پسند کیا گیا ہے بلکہ حکم ہے کہ شادی سے پہلے اپنے ہونے والے شوہر کو ایک نظر دیکھ لیا جائے تاکہ کوئی دھوکہ نہ ہو۔ پیر صاحب خود غلطی کر رہے ہیں اور خدا جانے دین کو جاہل پیروں نے کیسے کیسے رنگ دیئے ہیں۔

ذہن پر پہلے اعتماد کی کمی چھائی ہوئی ہے۔ آپ کی یہ زندگی کیسی ہے کیا آپ کا بچپن ٹھیک ٹھاک گزرا ہے یا کبھی کوئی ایسا واقعہ پیش ہوا جس کا اثر ابھی تک آپ کے ذہن پر ہے یعنی اگر کوئی بہت پیارا شخص اپنے سے اچانک جدا ہو جائے تو پھر دنیا میں بے ثباتی ہی دکھائی دیتی ہے۔ فرض کریں آپ کے ساتھ ایسا ہوا ہے تو پھر وہ کون سے حالات تھے کہ آپ ابھی تک اسی مزار کے سرہانے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کو زندگی سے کیوں پیار نہیں۔ آپ کو اس دنیا کے لوگ کیوں اچھے نہیں لگتے۔ مرجان آپ کا پتا آپ دوسروں سے زیادہ عزیز ہے۔ آپ نے کبھی اپنا سر نہیں چھوڑا البتہ دوسروں کا سر چھوڑنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ ایک روز کی بات تھی کیا کبھی کسی سے محبت کی بد دعا تھی!! تو پھر کیا ہوا۔ وہ کہاں چلی گئی اگر ایسا کرنے کا سوچا نہیں تو پھر شادی کر لیجئے تاکہ آپ کو اپنی زندگی اچھی لگنے لگے۔ آپ کو اپنے آپ سے محبت کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔

شادی کرلیں
زندگی اچھی
لگنے لگے گی

وطن کا فرض

آپ کے مسائل

والد بہت سنگدل ہیں، کیا کروں؟

س: ایک عرصے سے آپ کو خط لکھنا چاہتی تھی مگر میری حالت ایسی ہو گئی تھی کہ میں سمجھ نہیں سکی کہ آپ کو خط لکھنا ہے یا نہیں۔ اب میری حالت بہت خراب ہے میرے والد میری والدہ کو بہت مارتے پیٹتے ہیں۔ میں کچھ نہیں کر سکتی۔ جب کبھی کوئی اچھا رشتہ آتا ہے تو میرے والد انکار کر دیتے ہیں اور شراب پی کر مار پیٹ کرتے ہیں اور آپ بتائیے ان حالات میں اور کیا ہو سکتا ہے کہ والدہ علیحدہ ہو جائیں یا پھر ہم لوگوں کا کوئی بندوبست کریں۔ اب والدہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ج: آپ ایک بات یاد رکھیں آپ کے والد صاحب کے رویے کے باعث تو اپنے خاندان میں کچھ کام کرنا چاہیئے تھا۔ اب بھی کریں ایسے لوگ تلاش کریں جو آپ کے قریبی عزیز ہوں جو والد کے رویے کے خلاف ہوں یا انہیں ناپسند کریں ان کی مدد سے کہ آپ کے والد اپنے غلط رویے کا احساس کر سکیں یا والدہ کسی مناسب آدمی کے ساتھ آپ کی شادی کر دیں تاکہ آپ کی بربادی نہ ہو۔

پیر صاحب میری شادی کی راہ میں حائل ہیں

س: اس مشکل کا حل شاید آپ ہی بتا سکیں ہم تو ایسے ہیں کہ ہمارا سب کچھ پیر صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ میری شادی ان کی اجازت سے ہو۔ ہم ان کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ میں جس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں پیر صاحب کی رضامندی نہیں ہے۔ لڑکی والے تیار ہیں۔

ج: صاحب بہادر اگر پیر صاحب کی بڑی خوشی ہے تو ان کی خوشی کے لئے آپ وہیں شادی کر لیں۔ آپ کی زندگی پر اثر پڑے گا۔ اگر وہ تیار نہیں ہوتے تو ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور لڑکی کے والدین کو رشتہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر پیر صاحب متفق نہ ہوں تو کوئی رہنمائی کریں۔

تازہ بہ تازہ

ابو سلمان شاہجہانپوری کے "پانچ مقالے"

ممتاز محقق ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری کے مقالات کا انتخاب "پانچ مقالے" کی صورت میں منظر عام پر آگیا ہے اس کتاب میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، مولانا محمد علی جوہر، مولانا عبد الماجد دریاآبادی اور مولانا ابو الکلام آزاد جیسی نابغہ روزگار شخصیات پر تحقیقی نوعیت کے مضامین شامل کئے گئے ہیں۔

"حرف معتبر" زیر اشاعت ہے

ممتاز شاعر اور ماہنامہ الجمہوریہ کراچی کے نائب مدیر شمس الدین قادری بدایونی کا پہلا شعری مجموعہ "حرف معتبر" کے نام سے شائع ہو رہا ہے اس مجموعہ میں حمد، نعت، غزلیں شامل کی گئی ہیں۔

"لفظوں کی تپش" زیر اشاعت ہے

نوجوان شاعر عالم عظیم آبادی کا پہلا شعری مجموعہ "لفظوں کی تپش" ان دنوں زیر اشاعت ہے۔ اس مجموعہ میں غزلوں کے علاوہ نظمیں اور قطعات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ اس مجموعہ کی اشاعت کا اہتمام مکتبہ فکر جدید نے کیا ہے۔

اقبالیات پر ریاض صدیقی کی کتاب

اقبالیات پر معروف ادیب و نقاد ریاض صدیقی کی تازہ کتاب ان دنوں شائع ہو گئی ہے۔ اقبال کے علم و جدید دور کی فکر پر اس میں مضامین شامل ہیں۔ اس کتاب میں پاکستان اقبال کے حوالے سے اقبال کے نقطہ نظر کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس کے علاوہ ایک مضمون "ذوالاسلام، مودودی اور اقبال" کے عنوان سے بھی شامل اشاعت ہے۔

اچھا لکھوں

جاوید شاہین کی تازہ غزل کے چند شعر

اس کو ضد ہے کہ میں بے چہرہ تو چہرہ لکھوں
بہت کو تکتا رہوں پھر اسے دریا لکھوں
میری خواہش کہ یکا نام سر فہرست ہے جہاں

ادب و ثقافت

مضمون پروفیسر عتیق احمد نے لکھا شرمندگی شمس الرحمان فاروقی کو ہوئی

ہندستانی نقادوں کا یہ عجیب شیوہ ہے کہ یہ لوگ آپس میں لڑتے لڑتے تھک جاتے ہیں تو منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے کسی پاکستانی نقاد کے حال پر توجہ فرماتے ہیں۔ دو سال پہلے ان ہندستانی علامہ آفنادوں نے ڈاکٹر وزیر آغا پر یلغار کی تھی۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب اس حملے کو سہار گئے اور اپنے علم و فضل کی وجہ سے اپنی جگہ پہاڑ کی طرح جمے رہے۔ حملہ آوروں نے پسپائی ہی میں اپنی خیریت دیکھی۔ ڈاکٹر صاحب کی جگہ کوئی کمزور اعصاب کا نقاد ہوتا تو وہ ڈاکٹر محمد حسن کی طرح نثری نظمیں لکھنے لگتا۔ حالانکہ ڈاکٹر محمد حسن کو الگ سے نثری نظمیں لکھنے کی ضرورت نہیں ان کے تنقیدی مضامین میں بھی نثری نظموں کا حسن پایا جاتا ہے۔

ہندستانی نقادوں کی جنگجویانہ ذہنیت کا تازہ نشانہ پروفیسر عتیق احمد ہیں۔ پاکستان میں ایک سے ایک جغادری نقاد موجود ہے۔ لیکن ان سب کو چھوڑ کر نزلہ بر عضو ضعیف کے مصداق بیچارے عتیق احمد کو تختہ مشق بنایا۔ آداب جنگ ہی کے نہیں، روزمرہ اخلاق کے بھی خلاف ہے۔ عتیق احمد کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے "جدید ادب ۹ صرف ایک سوال" کے عنوان کے تحت ایک تنقیدی انشائیہ لکھا ہے جس میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ اگر آدمی کو اپنی تخلیقی قوت کا مظاہرہ کرنا ہے تو شعر و شاعری یا افسانہ یا ناول یا ڈرامہ ہی کیوں کی جائے؟ یہ تخلیقی جوہر کسی اور مد میں کیوں نہ استعمال کیا جائے؟ اور پھر اس کا جواب مولانا حالی کے ایک شعر کے حوالے سے ان الفاظ میں دیا ہے۔ "معاشرے میں جو افادیت کفش دوزی کی ہے، وہ نہ پینٹنگ کی ہے نہ مجسمہ سازی کی، نہ شعر و ادب کی۔" مولانا حالی کے جس شعر سے عتیق احمد نے استفادہ کیا ہے وہ یہ ہے۔

کہاں کفش دوزی، علم افلاطون سے بہتر ہے
جس سے نکتہ بھی سمجھے نہ مشائی نہ اشراقی

عتیق احمد نے مشائی اور اشراقی کی جگہ شیرازی اور فارابی لکھا ہے۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ موصوف کی طرح ہمیں بھی معلوم نہیں کہ ان چاروں میں کیا فرق ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اسنسول (مغربی بنگال۔ بھارت) سے ایک رسالہ "پہچان" نعیم اشتیاق کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ اس کے تازہ شمارے میں عتیق احمد کا مذکورہ مقالہ شامل کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس مقالے کے بارے میں چار ہندستانی نقادوں ڈاکٹر محمد حسن، ڈاکٹر قمر رئیس، شمس الرحمان فاروقی اور فضیل جعفری کے ارشادات بھی شائع کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حسن اور قمر رئیس نے عتیق احمد کی رائے سے ایک سو ایک فیصد اتفاق کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات نقاد ترقی پسندی کے حوالے سے عتیق احمد کے ادبی ہم زلف ہیں۔

عتیق احمد کے نام سے رسالہ "پہچان" میں مذکورہ مقالے کی بجائے خالی صفحات ہوتے تو تب بھی یہ دونوں اتفاق کا فرماتے۔ لیکن شمس الرحمان فاروقی اور فضیل جعفری نے جس انداز سے اختلاف کیا ہے اس سے ہندوستانی نقادوں کی تنگ نظری کا واضح طور پر اندازہ ہو جاتا ہے۔

شمس الرحمان فاروقی نے اپنے تبصرے کا آغاز ان الفاظ سے کیا ہے۔ "عتیق احمد صاحب کا مضمون میں نے بہت توجہ سے پڑھا لیکن مجھے شرمندگی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کا کوئی واضح تاثر یا تصور میرے ذہن میں نہ بن سکا۔ ان کے اکثر جملے ربط سے عاری ہیں ایک پیراگراف سے دوسرے پیراگراف تک فکری حیثیت اتنی لچی ہے کہ ربط اور بھی مفقود ہو جاتا ہے۔ ان کے ساتھ چلنے کی کوشش میں قاری کی سانس پھولنے لگتی ہے۔"

یہ عجیب منطق ہے مضمون لکھا ہے عتیق احمد نے اور شرمندہ آپ ہو رہے ہیں حالانکہ اس کا حق عتیق احمد ہی کو تھا۔ اگر زیر بحث مضمون کا کوئی واضح تاثر یا تصور آپ کے ذہن میں نہیں بن سکا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے کہ لکھتے وقت خود مصنف کا بھی یہی حال تھا۔ جملوں کے باہمی ربط سے عاری ہونے کا اعتراض بھی غلط ہے۔ جب نظم معریٰ ہو سکتی ہے، نثر معریٰ کیوں نہ ہو؟ اگر عتیق احمد کے ساتھ چلنے میں قاری کی سانس پھولتی ہے تو اس میں عتیق احمد کا کیا قصور ہے؟ کیا کسی حکیم نے نسخے میں لکھ دیا ہے کہ قاری، عتیق احمد کے قدم بقدم لازم کے ساتھ اپنے قدم ملا کر چلے!

عتیق احمد کا یہ ایک جملہ ملاحظہ ہو جس میں:
"نظیر اکبر آبادی کا تشکیل معاشرہ اور حیات آفرینی کے عوامی جہاد کے رخ اپنی ساری آرزومندی کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں۔" اس پر فاروقی کا تبصرہ ان الفاظ میں ہے۔ "یہ عبارت بھی حسب معمول گنجلک ہے۔ لیکن اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ نظیر اکبر آبادی نے اپنی شاعری کو تشکیل معاشرہ اور حیات آفرینی کے لئے صرف کیا (تشکیل معاشرہ اور حیات آفرینی تقریباً مہمل الفاظ ہیں) تو یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جس نے نظیر کا کلام نہ پڑھا ہو۔"

یہ تبصرہ کم فہمی کی دلیل ہے۔ عتیق احمد کی عبارت ہرگز گنجلک نہیں۔ حیرت ہے کہ فاروقی استعارے کی زبان نہیں سمجھتے۔ "تشکیل معاشرہ" اور "حیات آفرینی" کو وہ مہمل الفاظ قرار دیتے ہیں، نظری جہاد کے رخ پھیلنا، اور بے دریغ چھوڑ دیا اور پھر اس کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دی گئیں۔ امید ہے اس وضاحت کے بعد فاروقی اپنا اعتراض واپس لے لیں گے۔

شمس الرحمان فاروقی کے اعتراضات تو نظریاتی قسم کے تھے لیکن فضیل جعفری نے ذاتی اور شخصی اعتراضات کئے ہیں۔ مثلاً ان کے تبصرے کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔ "میرے نزدیک مضمون نگار FEATHER WEIGHT قسم کی چیز ہیں۔ انہیں حقیقی نقاد تو کجا پروفیسر نظیر صدیقی تک سمجھنے کے لئے عمر خضر درکار ہوگی۔" کسی کو دیکھے بغیر رائے قائم کر لینا نہایت غیر ذمہ دارانہ فعل ہے۔ فضیل جعفری اگر کہیں عتیق احمد کو دیکھ لیں تو ایک نظر ہی میں انہیں اندازہ ہو جائے گا کہ موصوف FEATHER WEIGHT نہیں، HEAVY WEIGHT ہیں۔ عتیق احمد کو ایک نظر دیکھ لینے کا یہ فائدہ بھی ہوگا کہ فضیل جعفری ان کے خلاف لکھنے کی بجائے ڈاکٹر محمد حسن اور ڈاکٹر قمر رئیس کی طرح تائید میں لکھتے۔

فضیل جعفری نے ایک تیر سے دو شکار کئے ہیں عتیق احمد کے ساتھ نظیر صدیقی پر بھی وار کر دیا۔ گویا گیہوں کے ساتھ گھن بھی پیس ڈالا۔ قطع نظر اس کے کہ کون گیہوں ہے اور کون گھن، فضیل جعفری کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نظیر صدیقی آسانی سے نظیر صدیقی نہیں بنے۔ اس کے لئے انہیں بڑی محنت کرنی پڑی ہے جس کا ہلکا سا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے پروین شاکر کا سارا کلام اول تا آخر کئی مرتبہ پڑھا اور پھر ستر صفحے کا وہ مشہور زمانہ مضمون لکھا جو بجوزی کے مقدمۂ دیوان غالب کی طرح مقدمۂ کلام پروین شاکر کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بجوزی مقدمہ جیت گئے تھے۔ لیکن جیت یا ہار کی کوئی اہمیت نہیں، اصل چیز کوشش اور محنت ہے۔

پروین شاکر کا ذکر آیا ہے تو ایک لطیفہ بھی سن لیجئے۔ پچھلے دنوں پروین شاکر کو جب ان کے نئے مجموعے پر اکادمی ادبیات کا ۲۰ ہزار کا انعام ملا تو ساقی فاروقی نے کہا "اس رقم میں سے دس فیصد کا میں حقدار ہوں کیونکہ انعام یافتہ مجموعے کا فلیپ میں نے لکھا ہے۔" یہ بات نظیر صدیقی تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا "ساقی فاروقی کا حصہ ادا کرنے کے بعد جو رقم بچے وہ مجھے ملنی چاہئے کیونکہ پروین شاکر کی شہرت اور مقبولیت میرے مقالے کی وجہ سے ہے۔"

سخن در سخن
خامہ بگوش کے قلم سے

تلوک چند محروم ایک دعوت میں دیر سے پہنچے کھانا ختم ہو چکا تھا۔ کہا اب میں تخلص بدل دوں گا۔

منشی دیانرائن نگم نے پریم چند کے نام سے لکھا کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا کیا پریم چند آپ کا نام ہے۔ "جی نہیں، یہ میرے گناہوں کا ریکارڈ ہے۔"

شوکت تھانوی نے اپنے کالم میں لکھا تھا۔ عقل اور مزاح، افسوس میں دونوں سے محروم ہوں۔ سقراط اور افلاطون مزاح میں دور ہیں اور میں عقل سے۔

میری زندگی بڑی بے کیف گزرتی اگر اچار نہ ہوتا۔ بہادر یار جنگ۔

مطلع صاف ہو تو غزل خوبصورت نظر آتی ہے۔ فراق گورکھپوری۔

میر تقی میر تنہا ہوا تھا اور گو کہ اب ہے تنہائی کسی نے پوچھا آپ کی کامیابی کا راز کیا ہے۔ میرا جواب بیوی تھی۔

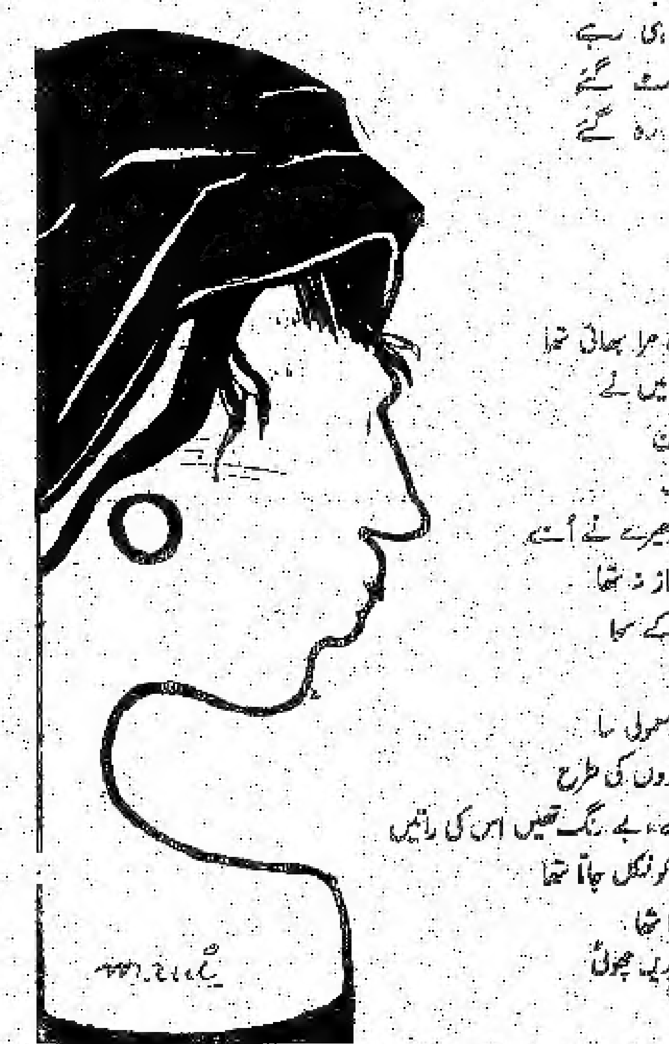
منیب الرحمٰن

اونچے مکان

اونچے مکانوں کے تلے
ہم عمر بھر چلتے رہے
دیوار سے چپکے ہوئے
اونچے پہاڑوں سے مکاں
ہم ایک مور ناتواں
پیہم تلاش منزل میں
جب دوست اپنی بن گئے
اونچے مکاں حائل رہے
ان کے دلوں کے درمیاں
اونچے مکاں اونچے اٹھے
ہم سمجھے کہ گھٹتے ہی رہے
آخر ہم اک دن مٹ گئے
اونچے مکاں بس رہ گئے

پشیکش

میں اگر دل کی نذر پیش کروں
یہ مری بد دیانتی ہوگی
رہ چکا ہے یہ دوسروں کے پاس
انگلیوں کے نشان ہیں اس پر
لب چکیدہ خوشی کی بوندیں ہیں
جو گرے تھے ٹپک کے سطح تریں
پھر بھی دینے دو یہ ہدیۂ ناچیز
گر مجھے ڈر نہ ہو کہ الٹا کر
کہیں تم بھی اسے نہ لوٹا دو



نام

وہ جو مارا گیا بے چارہ مرا بھائی تھا
راہ چلتے ہوئے دیکھا میں نے
اس کا بے جان بدن
ایک نالی کے قریب
ڈھانپ رکھا تھا اندھیرے نے اسے
اور اس کا کوئی دمساز نہ تھا
رات کے دیدۂ پرنم کے سوا

وہ اک انسان تھا معمولی سا
زندگی جس کی تھی اوروں کی طرح
اس کے دن سادہ تھے، بے رنگ تھیں اس کی راتیں
صبح ہوتی تو وہ محنت کو نکل جاتا تھا
شام ہوتی تو وہ گھر آتا تھا
اس کے غم چھوٹے، امیدیں چھوٹی
جیسے یہ کون و مکاں
ایک انڈے میں سمٹ آئے ہوں

لوگ کہتے ہیں، بھلا نام میں کیا رکھا ہے
نام اولاد کو ماں باپ دیا کرتے ہیں
میرے بھائی کو اسی طرح ملا تھا اک نام
جس سے مقصود تھی پہچان اس کی
بنی پہچان بری اس کی تباہی کا سبب
وہ گیا، اس کی یہ پہچان گئی
اب نہ ہندو نہ مسلمان ہے وہ
صرف اک لاشۂ بے جان ہے وہ

ہندستان میں اُردو

دن دہاڑے لفظ کو بازار میں
قتل کر ڈالا گیا
یہ خبر تم نے سنی
یہ خبر میں نے سنی
اور سن کر چپ رہے
مرنے والے کا کوئی وارث نہ تھا
اس لئے حکام نے مقتول کی بے نام لاش
مردہ گھر کو بھیج دی
پھر خدا جانے اس کا کیا ہوا
ایک دن کچھ سر پھرے
ڈھونڈنے نکلے لغت کے مقبرے
تو اچانک ان کو یہ کتبہ ملا
منبع سے پہلے لفظ تھا

قطرہ

ہوائیں لے گئیں مجھ کو اڑا کر
بتائیں بگولوں اک قطرۂ آب
بہت دن بادلوں کے ساتھ گھوما
دکھ پایا کسی کے دل کو سیراب
گرا مایوس ہو کر آسماں سے
زمیں چلا اٹھی: سیلاب سیلاب

منیب الرحمٰن

پاکستان اور سرے کے درمیان تین روزہ میچ ڈرا ہوگیا

پاکستان نے دوسری اننگ میں ۸ وکٹوں کے نقصان پر ۱۱۸ رنز بنائے ، مدثر اور منصور اختر نے نصف سنچریاں بنائیں

لندن — پاکستان اور سرے کے درمیان تین روزہ کرکٹ میچ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا ہے پہلی اننگز میں پاکستان کے تمام کھلاڑی ۱۹۵ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے مدثر نذر نے ۵۰ رنز بنائے جو مایہ ناز کی گیند پر کیچ آؤٹ ہوئے ، شعیب محمد نے ۳۲ رنز اسکور کئے ، منیر زاہد اور منصور اختر کی ایل کلیں [illegible] رنز بنا کر آؤٹ ہوئے ۔ اعجاز احمد ۵ رنز بنا کر رن آؤٹ اور سلیم ملک اور [illegible] اسکور کرنے والے [illegible] ہوگئے منظور الٰہی گرے کی گیند پر پلیچ آؤٹ ہوئے انہوں نے ۳ رنز بنائے سلیم یوسف اور وسیم اکرم بھی گرے کی گیند پر کیچ آؤٹ ہوگئے انہوں نے بالترتیب ۲ اور ۴۳ رنز بنائے ۔ محسن کمال ۶ رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے جبکہ توصیف احمد ریٹائرڈ ہو گئے ، [illegible] اور ٹن [illegible] وکٹیں لیں

سرے نے اپنی پہلی اننگز میں ۲۵۰ رنز اسکور کئے نمایاں اسکور [illegible] کا تھا جنہوں نے ۵۹ رنز بنائے پاکستان نے دوسری اننگز میں تین وکٹوں کے نقصان پر ۱۱۸ رنز بنائے ۔ رمیز راجہ ۳۰ اور شعیب محمد کے درمیان پہلی وکٹ کی شراکت میں ۷۲ رن بنے ۔ مدثر ۵۹ اور شعیب محمد ۳۴ رنز بنا کر آؤٹ ہوئے جبکہ رمیز راجہ نے ۹ رنز بنائے ، منصور اختر ۵۰ رنز بنا کر اور سلیم ملک ۱۰ رنز اسکور کر کے ناٹ آؤٹ رہے ۔ پاکستان کی جانب سے وسیم اکرم نے ۳ ، محسن کمال نے تین ، توصیف احمد نے ایک منظور الٰہی اور مدثر نذر نے دو دو وکٹیں لیں ۔ فیصلے کا امکان نہ ہونے کے باعث میچ وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ قبل ہی ختم کر دیا گیا ۔

مغربی جرمنی نے پاکستان کو ہرا کر اذلان شاہ ہاکی ٹورنامنٹ جیت لیا

میچ کا فیصلہ اضافی وقت کے دوسرے ہاف میں ہوا ، برطانیہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی

ایپوہ (اے پی پی / اے ایف پی) پاکستان ہاکی ٹیم اپنی بہترین کھیل کے باوجود کمتر درجے کی کھیل کے باعث اذلان شاہ ہاکی ٹورنامنٹ کے فائنل میں مغربی جرمنی سے ۳-۲ گول سے ہار گئی مقررہ وقت تک مقابلہ دو ، دو گول سے برابر رہا ۔ اضافی وقت کے دوسرے ہاف میں مغربی جرمنی نے پنالٹی کارنر پر تیسرا اور فیصلہ کن گول بنا کر ٹورنامنٹ جیت لیا اس سے قبل تیسری پوزیشن کے لئے میچ میں برطانیہ نے میزبان ملک ملائشیا کو ۲-۱ گول سے شکست دی ۔ علاوہ کے پہلے میچوں میں پاکستان ، مغربی جرمنی کو ۳-۱ گول سے اور ملائشیا ، برطانیہ کو ریبائلی اسٹیڈیم میں شکست دے چکے ہیں جبکہ مغربی جرمنی کا پاکستان کے خلاف کسی بین الاقوامی فائنل میں اپنے ملک سے باہر پہلا مقابلہ اور پہلی کامیابی ہے اس سے قبل وہ لاس اینجلس اولمپکس ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۲ء کے بمبئی ورلڈ کپ فائنل میں پاکستان کے ہاتھوں شکست کھا چکے ہیں ۔ فائنل کے موقع پر ملائشین ہاکی فیڈریشن کے صدر سلطان اذلان شاہ مہمان خصوصی تھے

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ
صرف دس ڈالر ہے
جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لئے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں ۔ پتہ ہے ۔

Advertisement No......
C/O Al-Hilal
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
CANADA M2H 2P6

★★★

اشتہار نمبر (۸۶) : ٹورانٹو میں سکونت پذیر کراچی کے خاندان کے ۲۷ سالہ لڑکے کے لیے کینیڈا کی شہریت رکھنے والی اندرون ۲۵ سال عمر کی نیک سیرت لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے ۔

★

اشتہار نمبر (۸۷) : لاہور میں مقیم معروف گھرانے کی کم عمر طلاق یافتہ لڑکی کے لیے اندرون ۳۰ سال عمر کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے ۔ لڑکا خواہ پاکستان میں ہو یا شمالی امریکہ میں ۔ تفصیلات کے لیے خط لکھئے ۔

لڑکوں کا گرمائی کیمپ

جولائی اور اگست میں دس سے اٹھارہ سال تک کی عمر کے لڑکوں کے لیے النگون کونٹی پارک میں اسلامی تعلیم و تربیت کا کیمپ قائم ہوگا ۔ فیس صرف ستر ڈالر ہے ۔ داخلہ محدود ہے ۔ دلچسپی رکھنے والے مزید معلومات کے لیے فون کریں :
747-7500
638-6069

ہم امریکہ کو اپنا کھیل کھیلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ولی خان

لوگوں کے سیاسی، اقتصادی اور جمہوری حقوق کی جدوجہد کریں گے



[illegible]

پاک فضائیہ کا طیارہ میزائل لگنے سے تباہ ہو گیا

پاکستانی طیارہ فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے افغان طیاروں کا تعاقب کر رہا تھا

طیارہ میران شاہ کے قریب تباہ ہوا؛ پائلٹ بچ گیا

[illegible]

ہندو پانی

[illegible]

بلدیاتی انتخابات جماعتی بنیادوں پر نہیں ہونے چاہئیں۔ بیان طفیل

شریعت بل نافذ نہ ہوا تو جماعت اسلامی سڑکوں پر نکل آئے گی، ہم موجودہ پارلیمنٹ سے مطمئن ہیں

[illegible]

مختلف موقف رکھنے والوں کو

غدار قرار دینا معمول بن چکا ہے۔ سردار شوکت

[illegible]

احترام رمضان کی خلاف ورزی پر ۱۰ افراد گرفتار

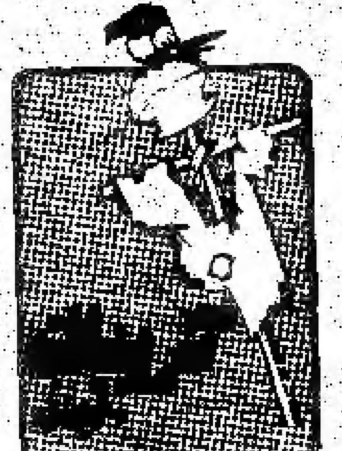
[illegible]



[illegible]

خوں آشام خبروں کی لہولہان سرخیاں

[illegible]



[illegible]

Fortnightly

al-hilal

50¢ Vol. 16 No. 4 May 10, 1987

Telephone: (416)493-4374 / 474-9293

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

ریڈار طیارے ملنے کے بعد پاکستان کو سنگین صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا

طیاروں کے ساتھ ابتدا میں ۳۰۰ امریکی پاکستان جائیں گے

دوہری شہریت کے حامل پاکستانیوں کو کراچی میں مشکلات کا سامنا

ایسے افراد کے معاملات سے نمٹنے کے لئے امیگریشن حکام کو کوئی خصوصی ہدایت نہیں ملی۔

پاکستان میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ مولانا نورانی

گزشتہ دس سالہ دور کے مکمل احتساب کے بغیر جمہوریت نہیں آسکتی



جی ایم سید کو کھلی چھوٹ دیکر ہمارا راستہ روکا جا رہا ہے۔ اصغر خان

انگریز صحافی خواتین کو سر ڈھانپنا پڑا



تمام علماء صدر ضیاء اور وزیر اعظم جونیجو کی حمایت کریں۔ امام کعبہ

شاہ فہد اور سعودی عوام پاکستان میں نفاذ اسلام کی کامیابی کے متمنی ہیں

پاکستان جنوبی ایشیا کو ایٹمی اسلحے سے پاک رکھنے کی کوشش جاری رکھے گا

امریکی امداد کو وارننگ میں لپیٹ کر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ جمشید مارکر

مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کو تعلیم سے محروم رکھنے کی سازش

ریگن حکومت بزدل اور دہشت گرد ہے
کرنل قذافی کے بچوں کے تاثرات

MANAGING EDITOR: M. LATEEF OWAISI